احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 9/اکتوبر 2009ء

روزنامہ (ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

قائمقام ایڈیٹر: فخرالحق شمس

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 9/اکتوبر 2009ء 19 شوال 1430 ہجری 9 اخاء 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 228

فنا فی اللّٰہ

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے سب کام اللہ کی رضا کے تابع ہوتے تھے اور جس کام سے خدا ناراض ہوتا آپ اس سے دور رہتے تھے۔ آپ کی کوئی ذاتی خواہش اور مرضی نہیں تھی۔

﴿نوادر الاصول حکیم ترمذی جلد4صفحہ 215دارالجبل بیروت:1992ء﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے اگر کسی کی زندگی بیعت کے بعد بھی اسی طرح کی ناپاک اور گندی زندگی ہے جیسا کہ بیعت سے پہلے تھی اور جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے۔ برے نمونے سے اوروں کو نفرت ہوتی ہے اور اچھے نمونہ سے لوگوں کو رغبت پیدا ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کے ہمارے پاس خط آتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں اگرچہ آپ کی جماعت میں ابھی داخل نہیں مگر آپ کی جماعت کے بعض لوگوں کے حالات سے البتہ اندازہ لگاتا ہوں کہ اس جماعت کی تعلیم ضرور نیکی پر مشتمل ہے۔............(النحل:129) خداتعالیٰ بھی انسان کے اعمال کا روزنامچہ بناتا ہے۔ پس انسان کو بھی اپنے حالات کا ایک روزنامچہ تیار کرنا چاہئے اور اس میں غور کرنا چاہئے کہ نیکی میں کہاں تک آگے قدم رکھا ہے۔ انسان کا آج اور کل برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ جس کا آج اور کل اس لحاظ سے کہ نیکی میں کیا ترقی کی ہے برابر ہو گیا وہ گھاٹے میں ہے۔ انسان اگر خدا کو ماننے والا اور اسی پر کامل ایمان رکھنے والا ہو تو کبھی ضائع نہیں کیا جاتا بلکہ اس ایک کی خاطر لاکھوں جانیں بچائی جاتی ہیں۔

ایک شخص جو اولیاء اللہ میں سے تھے ان کا ذکر ہے کہ وہ جہاز میں سوار تھے۔ سمندر میں طوفان آگیا۔ قریب تھا کہ جہاز غرق ہو جاتا۔ اس کی دعا سے بچا لیا گیا اور دعا کے وقت اس کو الہام ہوا کہ تیری خاطر ہم نے سب کو بچا لیا۔ مگر یہ باتیں نرا زبانی جمع خرچ کرنے سے حاصل نہیں ہوتیں۔ دیکھو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ نے ایک وعدہ دیا ہے۔ انی احافظ کل من فی الدار۔ مگر دیکھو ان میں غافل عورتیں بھی ہیں۔ مختلف طبائع اور حالات کے انسان ہیں خدانخواستہ اگر ان میں سے کوئی طاعون سے مر جاوے یا جیسا کہ بعض آدمی ہماری جماعت میں طاعون سے فوت ہو گئے ہیں تو ان دشمنوں کو ایک اعتراض کا موقعہ ہاتھ آگیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ............(الانعام:83)

بہرحال جماعت کے افراد کی کمزوری یا برے نمونہ کا اثر ہم پر پڑتا ہے اور لوگوں کو خواہ مخواہ اعتراض کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ پس اس واسطے ہماری طرف سے تو یہی نصیحت ہے کہ اپنے آپ کو عمدہ اور نیک نمونہ بنانے کی کوشش میں لگے رہو۔ جب تک فرشتوں کی سی زندگی نہ بن جاوے تب تک کیسے کہا جا سکتا ہے کہ کوئی پاک ہو گیا............(التحریم:7)

فنا فی اللہ ہو جانا اور اپنے سب ارادوں اور خواہشات کو چھوڑ کر محض اللہ کے ارادوں اور احکام کا پابند ہو جانا چاہئے کہ اپنے واسطے بھی اور اپنی اولاد، بیوی بچوں، خویش واقارب اور ہمارے واسطے بھی باعث رحمت بن جاؤ۔...... دیکھو ٹھہرا ہوا پانی آخر گندہ ہو جاتا ہے۔ کیچڑ کی صحبت کی وجہ سے بدبودار اور بدمزا ہو جاتا ہے۔ چلتا پانی ہمیشہ عمدہ ستھرا اور مزیدار ہوتا ہے اگرچہ اس میں بھی نیچے کیچڑ ہو مگر کیچڑ اس پر کچھ اثر نہیں کر سکتا۔ یہی حال انسان کا ہے کہ ایک ہی مقام پر ٹھہر نہیں جانا چاہئے۔ یہ حالت خطرناک ہے۔ ہر وقت قدم آگے ہی رکھنا چاہئے۔ نیکی میں ترقی کرنی چاہئے ورنہ خداتعالیٰ انسان کی مدد نہیں کرتا اور اس طرح سے انسان بے نور ہو جاتا ہے۔

﴿ملفوظات جلد پنجم صفحہ 455﴾

حقیقۃ الوحی کی اہمیت

شوریٰ 2009ء کی سفارش ہے کہ سال 2009ء کے لئے حقیقۃ الوحی کو ساری جماعت بشمول ذیلی تنظیموں کے لئے بطور نصاب مقرر کر دیا جائے اور ہر سہ ماہی میں اس کتاب کے ایک حصہ کا امتحان بھی لیا جائے۔ امید ہے کہ احباب جماعت سکیم کے مطابق حقیقۃ الوحی کے روزانہ 7 صفحات کا مطالعہ تسلسل کے ساتھ جاری رکھے ہوئے ہوں گے۔

حقیقۃ الوحی کی اہمیت کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر فرمایا ہے کہ

”میں نے جو کتاب حقیقۃ الوحی لکھی ہے اس کو جو شخص حرف بہ حرف پڑھ لے گا۔ میں نہیں خیال کرتا کہ پھر وہ یہ خیال کرے کہ میں وہی ہوں جو اس کے خیال میں پڑھنے سے پہلے تھا۔“

﴿ملفوظات جلد5 صفحہ 166﴾

”کتاب حقیقۃ الوحی میں ہم نے تمام قسم کی باتوں کو مختصر طور پر جمع کر دیا ہے۔ اور اس میں قسم دی ہے کہ لوگ کم از کم اول سے آخر تک اس کو پڑھ لیں۔۔۔۔ کم از کم ہمارے دلائل کو ایک دفعہ بغور مطالعہ کر لیں خواہ تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھیں۔“

﴿ملفوظات جلد5 صفحہ 172﴾

﴿مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء﴾

ضرورت ٹیچرز

نصرت جہاں اکیڈمی گرلز میں انگلش، سائنس اور آرٹس کے مضامین کیلئے خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔

تعلیمی قابلیت: M.A (Eng),M.Sc
B.A(Eng Literature)B.Sc.B.Ed

براہ مہربانی مندرجہ بالا تعلیمی قابلیت رکھنے والی خواتین جو خدمت کا جذبہ بھی رکھتی ہوں اپنی درخواستیں اور تعلیمی دستاویزات محلّہ کے صدر کی تصدیق کے ساتھ ادارہ میں جمع کروائیں۔

﴿پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ﴾

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر

نمبر 550

معجزہ احیائے موتیٰ

حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب بانی مغربی افریقہ مشن و مربی سلسلہ حیدر آباد دکن کے قلم سے احیائے موتیٰ کے ایک حیرت انگیز ذاتی واقعہ کی تفصیلات کی ایک جھلک۔ حضرت مولانا قادیان میں ہجرت کے بعد سل اور دق کے مہلک مرض میں مبتلا ہو گئے اور آپ کو دو ماہ کا مہمان سمجھ لیا گیا تھا۔

مسیح الزماں کے حضور

درخواست دعا

افسوس کہ میری طبیعت اچھی ہو کر پھر بگڑ جاتی ہے۔ کل کسی قدر بخار پھر ہو گیا اور کل تمام دن زور سے کھانسی آتی رہی۔ رات ایک دفعہ کھانسی آئی اور پسینہ آیا۔ صبح سے اب دس بجے تک بڑے زور سے تین دفعہ آ چکی ہے۔ آنکھوں سے پانی نکل پڑتا ہے۔ سخت تکلیف ہوتی ہے۔ میرے لئے دعا فرماویں اور کوئی دوا بھی عنایت کریں۔ شاید اللہ اس سے ہی شفا بخشے۔

افسوس میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔ میری خواہش تھی کہ حضور کی مزید کامیابی دیکھوں۔ خدا معلوم اب میسر آئے گی یا نہیں۔ خیر میں دعا سے ناامید نہیں۔ میرے لئے زور سے دعا فرماویں۔

عاجز دعا کا سخت محتاج

عبدالرحیم نیر

بڑی شرم کے ساتھ چار آنے اس خط میں رکھتا ہوں اور امید ہے کہ آج اس غریب نادار بیمار کے لئے خاص توجہ سے دعا کی جائے گی۔

حضرت مسیح موعود کا جواب

انشاء اللہ میں زور سے دعا کروں گا اور کوئی دوا بھی تجویز کروں گا۔ دوسرے تیسرے دن یاد دلاتے رہیں۔

والسلام

مرزا غلام احمد

دوسرا خط

چند روز کی صحت کے بعد میں پھر بیمار ہو گیا۔ زکام بخار خفیف کھانسی خشک اب پھر زور پر ہے۔ سوائے دعا کے کوئی علاج نہیں۔

سیدی! اس سے قبل مجھے کوئی فکر نہیں تھا۔ کیونکہ حضور کے قدموں میں آ چکا تھا اور سب سے قطع تعلق کر لیا تھا۔ مگر اب شادی کرنے سے دو فکر ہو گئے۔ ایک تو قرض دوسرا بیوی۔ قرض کی بیباکی کی کوئی صورت ظاہراً سوائے زندگی کے کوئی نہیں دیکھتا۔ اگرچہ میں ہجرت کے وقت سے ہی خدمات مفوضہ سے بڑھ کر خدا کے فضل سے ہی کام کرتا رہا ہوں۔ ابھی میرے دل میں بہت امیدیں ہیں اور کچھ اور خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ کرے میں حضور کی مزید کامیابی دیکھ سکوں۔ میری صحت کے لئے دعا فرماویں۔ مجھے سخت گھبراہٹ ہے۔ متواتر دعا فرماویں۔

عبدالرحیم نیر

مقدس آقا کا جوابی مکتوب

انشاء اللہ میں بہت دعا کروں گا۔ کبھی کبھی صحت تک یاد دلاتے رہیں۔ کل سے میں بھی درد جگر سے بیمار ہوں۔

معجزہ

ناظرین وہ دق اور سل کا مریض جس کی نسبت کہا جاتا تھا کہ اس کے پھیپھڑے بالکل خراب ہو گئے ہیں اور جو ساٹھ روز میں اس دنیا سے رخصت ہو جائے گا۔ اس کو خدا نے ہاں مسیح موعود کے خدا نے اپنے فرستادہ کی زور سے کی ہوئی بہت سی دعاؤں نے زندگی بخشی **اور اس کے پھیپھڑوں کو وہ طاقت دی کہ لندن میں وہ بولا اور اونچا بولا اور مقابلے پر بولا اور برف پڑتے وقت بولا۔ پھر وہ افریقہ میں بولا اور صحرائے اعظم کے کناروں پر گرم ہوا میں چلتے ہوئے اوقات میں بولا۔ یہ کس کا اعجاز یہ کس کا معجزہ ہے۔ کس نے مردہ کو زندہ کیا؟ مسیح موعود نے مرزا غلام احمد قادیانی نے** ع

مرا دم معجزہ ہے ان کے دم ان کی توجہ کا

قادیان دارالامان کا عالی مقام

جناب شیخ عبدالحکیم صاحب کی 70 سال قبل کی ایک پُرکیف نظم کے دو بند جو پہلی بار الحکم قادیان کی 28 مئی 1939ء کے شمارہ میں اشاعت پذیر ہوئے:۔

اے ارض کدعہ تیری عظمت میں کیا گماں ہے
دریائے فیضِ رحمت تیرے لئے رواں ہے
تیری جبیں سے نورِ حسنِ ازل عیاں ہے
اللہ رے رشکِ سینا کیا اوجِ عزوشاں ہے
علم وھدیٰ سے تیرے معمور ہیں خزانے
فضلِ عمر سا رہبر تجھ کو دیا خدا نے

سارے جہاں پہ جب تھا ظلمت کا دور طاری
وحیِ خدا سے روشن تیری زمیں تھی ساری
کی تُو نے شرق و غربِ عالم میں نور باری
آباد تیرے دم سے اب ہو گی شہر یاری
عظمت کا تیری شہرہ عالم میں جابجا ہے
"دارالامان" کا سہرا سر پر ترے بندھا ہے

ہر ایک کے لئے رحمت

حمدِ خدا کے ساتھ کروں بات آپؐ کی
اوقات میری کیا کہ کہوں نعت آپؐ کی

رحمٰن وہ، شفیق و مہربان آپؐ بھی
رحمت ہر ایک کے لئے ہے ذات آپؐ کی

یہ اہتمام کائنات اس لئے ہی تھا
آنی تھی ایک روز جو بارات آپؐ کی

سدرۃ منتہیٰ جہاں جبریلؑ بھی نہ تھے
کیا خوب تھی خدا سے ملاقات آپؐ کی

آبِ زلال کا وہاں چھڑکاؤ ہو گیا
جس جگہ مدح خوب ہوئی رات آپؐ کی

شاہوں کو اس کے در کی گدائی پہ ناز ہو
مل جائے جس فقیر کو خیرات آپؐ کی

میں کہہ نہ پا سکوں گا ظفرؔ قصہ مختصر
ہر قول و فعل آپؐ کا ہے نعت آپؐ کی

مبارک احمد ظفرؔ

ثنا خواں ہوں تیرا اے رب الوریٰ
نہیں کوئی تیرے سوا آسرا

زمان و مکاں ہیں تری جلوہ گاہ
تجھی سے اُجالا ہے پھیلا ہوا

راجہ منیر احمد خان

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 5 روپے

مکرم محمد افضل متین صاحب

واقفین زندگی کے چند ایمان افروز واقعات

رفقاء حضرت مسیح موعود جنہوں نے خوشی خوشی اپنی زندگیاں اپنے رب کے حضور پیش کیں اور آخری دم تک صدق و وفا کے ساتھ اپنے عہدوں پر قائم رہے اور اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضلوں اور نعماء کے حقدار ٹھہرے۔ نہ صرف وہ بلکہ ان کی نسلیں بھی ان نعمتوں سے حصہ پانے لگیں اور پا رہی ہیں۔ان کے چند ایک واقعات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی

آپ کو یہ شرف بھی حاصل تھا کہ آپ نے ایک لمبا عرصہ حضرت مسیح موعود کے قدموں میں بسر کیا۔ سفر وحضر میں حضور کی معیت میں رہ کر بیشمار برکتیں حاصل کیں۔ آپ کو دارالمسیح کا ایک ایک کونا یاد تھا کہ کہاں خدا کا مقدس مسیح اور ان سب کا محبوب آقا بیٹھتا تھا اور کیا کرتا تھا۔ چنانچہ کسی واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ اچانک اٹھ کھڑے ہوتے اور سامعین کو ساتھ لے جا کر دکھاتے اور فرماتے ’’بس یہ وہ جگہ تھی‘‘ اس وقت حضرت بھائی جی کا چہرہ ایک خاص کیفیت کا حامل ہوتا تھا۔ آواز میں ایک خاص رقت اور سوز اور آنسوؤں سے چمکتی ہوئی آنکھوں میں ایک خاص نور اور سرور ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ سامعین بھی ایک لمحہ بھر کے لئے تصور جاناں میں کھو جاتے اور یوں محسوس کرتے، گویا وہ خدا کے مسیح کو اپنے دل کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہوں۔

آپ کو اپنی زندگی میں ایک یہ سعادت بھی حاصل ہوئی کہ نہ صرف یہ کہ آپ حضور کے وصال کے وقت لاہور میں موجود تھے بلکہ حضور کے جسد عنصری کی ہمراہی میں آپ قادیان پہنچے اور پھر آپ اس منظر کے بھی زندہ گواہ تھے کہ وہ مطہر تابوت کہاں اور کس طرح رکھا گیا تھا۔ چنانچہ آپ کا ایک محبوب مشغلہ یہ بھی تھا کہ آپ جھاڑو لے کر اپنے محبوب آقا کے سفر آخرت کے نقوش قدم کی تلاش میں قریباً روزانہ ہی عین اس جگہ پہنچ جاتے۔ وہاں پہلے گھاس پھونس ہٹاتے، پھر مٹی لا لا کر اس جگہ کو ہموار کرتے اور پھر اس جگہ کو جھاڑو سے صاف کرتے اور یوں اپنے تصور میں اپنے محبوب سے قریب ہونے کی کوشش میں دن گزار دیتے۔ پھر خدا تعالیٰ نے بھی ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا کہ جب آپ کی وفات ہوئی آپ اس وقت جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کے لئے پاکستان پہنچے ہوئے تھے۔ یہ 1960ء کی بات ہے۔ ان ایام کے غیر معمولی اور کشیدہ حالات میں جس طرح آپ کی نعش قادیان لائی گئی یہ اپنی ذات میں ایک معجزہ سے کم نہیں۔ لیکن اس میں قابل ذکر بات یہ ہے کہ آپ کا تابوت لاہور اور بٹالہ سے ہوتا ہوا قریباً انہیں راستوں سے گزر کر قادیان پہنچا جن راستوں سے حضرت مسیح موعود کا جسد اطہر لایا گیا تھا۔

(وقف زندگی کی اہمیت اور برکات ص 341 تا 342)

کرشمہ قدرت اور غیبی ضیافت

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی روایت کرتے ہیں:۔

’’برادرم عزیز میاں غلام حیدر صاحب اور میں ایک دفعہ لاہور اپنے بعض رشتہ داروں سے ملنے کے لئے گئے۔ چند دنوں کے قیام کے بعد جب ہم نے گاؤں آنے کا ارادہ کیا تو ان لوگوں نے ازراہ محبت یہ اصرار کیا کہ آپ ایک مہینہ اور ٹھہریں۔ مگر ہم دونوں کی طبیعت کچھ ایسی اچاٹ ہوئی کہ ہم نے مزید ٹھہرنا گوارا نہ کیا اور ان سے اپنا سامان اور دی ہوئی نقدی واپس مانگی۔ انہوں نے اس خیال سے کہ اگر ہم انہیں سامان اور نقدی نہ دیں گے تو شاید یہ گاؤں جانے سے رک جائیں ہمارا سامان ہمیں دینے سے انکار کر دیا اور نقدی بھی نہ دی لیکن ہم نے صبح کا ناشتہ کرتے ہی گاؤں لوٹنے کا ارادہ کر لیا اور لاہور سے پیدل چل پڑے۔ نو پیسے ہمارے پاس تھے۔ دریائے راوی کے پتن پر آئے تو کشتی میں دو پیسے چراغی کے دے کر دریا عبور کیا۔ چلتے چلاتے جب موضع کامونکے سے کوئی چار میل کے فاصلہ پر پہنچے تو سورج غروب ہو گیا۔ ادھر میاں غلام حیدر صاحب کو سفر کی تکان اور سردی کی شدت سے بخار ہونے لگا۔ پاس ہی سکھوں کا ایک گاؤں منیس نام تھا۔ ہم نے چاہا کہ رات وہاں بسر کر لیں مگر کوئی صورت نہ بنی۔ آخر افتاں وخیزاں رات کے دس بجے موضع کامونکے پہنچے وہاں ایک ویران مسجد میں قیام کے لئے ڈیرے ڈال دیئے۔ مسجد کا ایک ہی کمرہ تھا جس میں کچھ کسیر بچھی ہوئی تھی اور اس کے ایک گوشہ میں ایک مسافر لیٹا ہوا تھا۔ میں نے میاں صاحب موصوف کو وہاں لٹا دیا اور اپنا کھیس اتار کر ان کے اوپر دے دیا اور خود نقدی لے کر کھانا وغیرہ مہیا کرنے کے لئے بازار کی طرف چل پڑا۔ جب بازار پہنچا تو دیکھا کہ تمام دکانیں بند تھیں اور سارے گلی کوچے سنسان پڑے تھے۔ کوشش کے باوجود جب کوئی سبیل نہ بنی تو میں مسجد میں واپس آ گیا۔ دیکھا تو میاں غلام حیدر صاحب کا بخار بہت ہی تیز ہو چکا تھا۔ اب میں حیران ہوا کہ اس غریب الوطنی میں اگر خدانخواستہ میاں غلام حیدر کی حالت زیادہ خراب ہو گئی تو کیا ہو گا۔ یہ خیال کر کے میرا دل بھر آیا اور میں خدا کے حضور سجدہ میں گڑ گڑا کر خوب رویا اور بہت دعا کی۔ خدا کی قدرت ہے کہ دعا کے بعد جب میں ناک صاف کرنے کے لئے مسجد کا دروازہ کھول کر باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک اجنبی آدمی ایک ہاتھ میں گرم گرم روٹیوں اور حلوے کا ایک طشت اٹھائے ہوئے اور دوسرے ہاتھ میں گوشت کے گرم گرم سالن کا پیالہ اٹھائے ہوئے کھڑا ہے۔ میں اسے دیکھ کر حیران رہ گیا کہ رات کے دو بجے کے قریب یہ شخص کھانا اٹھائے ہوئے یہاں کیسے کھڑا ہے۔ خیر میں نے پوچھا کہ آپ کس سے ملنا چاہتے ہیں۔ اس نے کہا میں آپ ہی سے ملنا چاہتا ہوں۔ آپ میرے ہاتھ سے یہ کھانے کے برتن لے لیں۔ میں نے پوچھا کہ کھانا کھانے کے بعد ان برتنوں کو کہاں رکھوں۔ کہنے لگا وہیں رکھ دینا۔ میں نے مسجد کے اندر آ کر جب اس کھانے میں سے میاں غلام حیدر کو کھلایا تو ان کی طبیعت سنبھل گئی اس کے بعد وہ کھانا میں نے بھی سیر ہو کر کھایا۔ مگر پھر بھی ایک آدمی کا کھانا بچ گیا۔ وہ مسافر جو ہمارے ساتھ مسجد میں لیٹا ہوا تھا اس نے کہا میں نے بھی ابھی تک کھانا نہیں کھایا۔ چنانچہ وہ کھانا اسے دے دیا گیا اور اس نے بھی پیٹ بھر لیا اس کے بعد ہم نے برتنوں کو وہیں ایک طرف رکھ دیا اور خود کمرہ کی کنڈی چڑھا کر سو گئے۔ صبح برتن غائب تھے۔ سچ ہے جو خدائے ذوالجلال نے حضرت مسیح پاک کو فرمایا اگر تمام لوگ منہ پھیر لیں تو میں زمین کے نیچے سے یا آسمان کے اوپر سے مدد کر سکتا ہوں‘‘۔

(حیات قدسی حصہ اول ص 41 تا 43)

ضرورت پوری ہونے کا غیبی انتظام

حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے روایت ہے کہ جب میں ہندوستان سے انگلینڈ کے لئے روانہ ہوا تو پاسپورٹ کی رو سے راستہ میں فرانس نہیں اتر سکتا تھا۔ لیکن میرا بڑا دل چاہتا تھا کہ فرانس میں اتروں۔ اس کا ذکر میں نے افسر جہاز سے کیا۔ اس نے کہا کہ تم فرانس میں صرف اس صورت میں اتر سکتے ہو جب تمہارے پاس اتنا خرچ ہو۔ جب میں نے اپنے سرمایہ کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ جس قدر کپتان کہتا ہے کہ خرچ ہو گا میرے پاس اس سے دو پونڈ کم تھے۔ میں نے سوچا کسی سے یہ رقم قرض لے لوں۔ مگر جہاز میں میرا کوئی بھی شناسا نہ تھا کس سے لیتا۔ آخر جب بالکل مایوس ہو گیا تو میں نے دعا کی کہ اے زمین وآسمان کے مالک! اے خشکی اور تری کے خالق! تو ہر چیز پر قادر ہے اور تجھے ہر قسم کی قدرت اور طاقت حاصل ہے تو جانتا ہے کہ مجھے اس وقت دو پونڈ کی ضرورت ہے پس تو مجھے یہ دو پونڈ دے دے۔ خواہ آسمان سے گرا یا سمندر سے نکال مگر دے ضرور۔ میں نے بہت ہی الحاح اور زاری کے ساتھ خدا سے دعا مانگی اور دعا مانگنے کے بعد مجھے پختہ یقین ہو گیا کہ مجھے دو پونڈ ضرور مل جائیں گے۔ مگر میری یہ سمجھ میں نہ آتا تھا کہ بالکل اجنبی جگہ اور بالکل اجنبی آدمیوں میں یہ دو پونڈ کس طرح ملیں گے؟

یہ جنگ یورپ کا زمانہ تھا۔ جہاز چلتے چلتے یکدم ایک ایسی جگہ ٹھہر گیا جہاں پہلے کبھی نہیں ٹھہرا تھا۔ میں نے اس خیال سے کہ جنگ کا زمانہ ہے ممکن ہے اس جگہ ہمارے کچھ احمدی دوست ہوں کپتان جہاز سے کہا کہ مجھے خشکی پر جانے کی اجازت دیں۔ لیکن اس نے صاف انکار کر دیا اور کہا آپ یہاں ہرگز نہیں اتر سکتے ہم تو ویسے ہی یہاں محض سمندر کی حالت معلوم کرنے کے لئے اتفاقاً کھڑے ہو گئے ہیں ورنہ اس سے پہلے یہاں آج تک کبھی کھڑے نہیں ہوئے۔

تھوڑی دیر میں میں نے دیکھا کہ ایک کشتی جہاز کی طرف آ رہی ہے میں نے کپتان سے کہا کہ یہ کشتی کیوں آ رہی ہے جب یہاں اترنے کی اجازت ہی نہیں؟ کپتان نے کہا مجھے پتہ نہیں کہ کیوں آ رہی ہے۔ پاس آئے تو حالات کا علم ہو۔

جب کشتی جہاز کے قریب آئی تو میں نے پہچانا کہ اس میں ہمارے بھائی حاجی عبدالکریم صاحب تھے۔ انہوں نے کسی طرح سن لیا تھا کہ میں فلاں جہاز سے انگلستان جا رہا ہوں اور فلاں وقت جہاز یہاں سے گزرے گا۔ ان کو معلوم تھا کہ جہاز یہاں نہیں ٹھہرے گا۔ پھر بھی وہ ساحل پر آ گئے تھے۔ لیکن جب جہاز جزیرہ کے سامنے آ کر اچانک ٹھہر گیا تو وہ فوراً کشتی لے کر جہاز کے پاس آ گئے۔ کپتان نے ان کو دریافت حال کے لئے اوپر آنے کی اجازت دی خیر وہ مجھ سے ملے اور ادھر ادھر کی باتوں کے بعد جب رخصت ہونے لگے تو یہ کہہ کر دو پونڈ میری جیب میں ڈال دیئے کہ مجھے کچھ مٹھائی آپ کے ساتھ کے لئے لانی چاہئے تھی مگر مجھے تو اس کا وہم بھی نہ تھا کہ جہاز ٹھہر جائے گا اور میں آپ سے مل سکوں گا۔ اس لئے یہ دو پونڈ مٹھائی کے ہیں رکھ لیں۔ (لطائف صادق ص 65 تا 66)

اس واقعہ میں سوال دو پونڈ کا نہیں۔ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ ایک مجاہد فی سبیل اللہ کی جو ضرورت تھی وہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح معجزانہ رنگ میں پوری کی اور غیب سے اس کے سامان مہیا فرما دیئے۔

قبولیت دعا کا نشان

واقفین زندگی کی کامیابیوں کا انحصار ان کی دعاؤں پر ہوتا ہے۔ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایک دلچسپ رویا بیان فرماتے ہیں کہ:

میں نے دیکھا ہے کہ میں ایک کمرہ میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہوں اور مشکلات میں گھرا ہوں جو میرے اردگرد بتوں کی صورت میں ہیں۔ جو ایک قسم کے مصنوعی پتھروں کے بنائے ہوئے ہیں اور اس کثرت سے ہیں کہ میں دیکھ کر گھبرا گیا ہوں اور باآواز کہتا ہوں کہ ان مشکلات سے کس طرح نجات حاصل ہو اتنے میں میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں سوائے اللہ تعالیٰ کی گود کے ان مشکلات

سے اور کہیں پناہ نہیں۔

اسی رات صبح کے وقت میں نے شیطان کو ایک مضبوط عورت کی شکل میں دیکھا کہ ایک اونچی جگہ پر کھڑی ہے اور اس کے سامنے بہت سے کارندے اور گماشتے کھڑے ہیں اور وہ ان سے سخت خفا ہے اور زور زور سے کہہ رہی ہے کہ "یہ میں کیا احمدیوں کا شور سنتی ہوں؟ ہر طرف سے مجھے یہی آواز آرہی ہے کہ احمدی لوگ ہمارے خلاف کامیاب ہو رہے ہیں۔ کیا تم لوگ ان کا کوئی انتظام نہیں کر سکتے؟ اس پر شیاطین نے احمدیوں کے خلاف اپنے عجز کا اظہار کرتے ہوئے اس بات کا اقرار کیا کہ چونکہ احمدی لوگ ہر ایک کام دعا سے کرتے ہیں۔ اس لئے ہم لوگ ان کی کوششوں میں خلل انداز نہیں ہو سکتے"۔

(سیرت حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب ص240)

قدرت الٰہی کا ایک
عجیب نظارہ

تحریک شدھی کے مجاہدوں میں حضرت ماسٹر محمد شفیع صاحب بھی تھے۔ آپ ذکر فرماتے ہیں:۔

گنگا پار ایک گاؤں نگریا جواہر تھا۔ مجھے معلوم ہوا کہ یہ لوگ شدھ کی طرف مائل ہیں۔ چنانچہ میں نے اس گاؤں میں ایک جلسہ کرنے کا پروگرام بنایا۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس اس علاقے میں مناظر مقرر تھے۔ جہاں کہیں آریوں میں مناظرہ ہونا ہوتا مولوی صاحب کو آگرہ سے بلالیا جاتا اس لئے میں نے احتیاطاً مولوی صاحب کو بھی بلالیا۔ میں، مولوی صاحب، محمد یامین کتب فروش اور دیگر ایک دو احباب ہم شام کو نگریا جواہر پہنچ گئے۔ رات کو جلسہ ہوا میں نے اور مولوی صاحب نے تقریریں کیں۔ ایک غیر احمدی مولوی بھی آئے ہوئے تھے۔ وہ بھی کچھ بولے۔ جلسہ ختم ہونے پر ملکانوں نے کہا۔ یہاں کے ہندو بہت شریر قسم کے ہیں۔ ان کی نیت فساد کی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ رات کو کچھ گڑبڑ کریں۔ ہم کمزور ہیں آپ کی حفاظت نہیں کر سکتے۔ بہتر ہے ابھی آپ یہاں سے چلے جائیں۔ ویسے حضرت صاحب کا حکم بھی تھا کہ خطرے والے مقام پر رات کو نہ ٹھہرا جائے۔

چنانچہ ہم پانچ چھ آدمی جلسہ ختم ہونے پر قریباً 12 بجے رات کو وہاں سے فرخ آباد کی طرف چل پڑے۔ فرخ آباد یہاں سے آٹھ دس میل پڑتا تھا۔ جب ہم تین چار میل پر پہنچے تو راستہ بھول گئے۔ دو بجے رات کا وقت ہوگا کہ ہم راہ سے بھٹک کر کبھی نصف میل ادھر کبھی نصف ادھر گھومنے لگے اور راستہ پر نہ پڑ سکے اب ہم میں سے ہر ایک خدا تعالیٰ کے حضور دعا میں مصروف ہو گیا۔ رات کا وقت اور اندھیرا گھپ، راستے میں نہ کوئی آدم نہ آدم کی زاد۔ ایسے وقت میں مسافر کی پریشانی بڑی قابل رحم ہوتی ہے۔ اس کیفیت کو وہی سمجھ سکتا ہے جو کبھی اس حالت میں دوچار ہوا ہو۔ خدا تعالیٰ کی ذرہ نوازی تھی کہ اس نے ہم بھولے بھٹکوں کو راستہ دکھانے کے لئے ایک عجیب نشان ظاہر فرمایا۔ دعائیں جاری تھیں کہ ہمارے دائیں ہاتھ ذرا فاصلے پر ایسا معلوم ہوا کہ گندم کے گٹھوں کو آگ لگ گئی ہے۔ حالانکہ گندم کا موسم نہ تھا۔ یہ آگ وسیع رقبہ پر پھیل گئی اور بلند ہوتی گئی۔ اتنی بلند اور وسیع روشنی کہ ہم نہایت آسانی سے ٹھیک راستے پر جا پہنچے۔ زمین پر چاروں طرف وسیع روشنی پھیل گئی اور راستہ صاف صاف نظر آنے لگا۔ غیر احمدی مولوی صاحب تو بہت ڈرے کہ یہ شاید جن ہیں اور ہمارے بیچ بیچ چلنے لگے۔ لیکن ہم بہت خوش ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری عین وقت پر راہنمائی فرمائی۔ چنانچہ گنگا کا پل یہاں سے دواڑھائی میل پر تھا جب تک ہم لوگ پل پر نہ پہنچے۔ یہ روشنی بدستور رہی اور جونہی ہم پل پر پہنچے روشنی ختم ہوگئی۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی کس طرح حفاظت کرتا ہے۔ کس طرح ان کی مدد کرتا ہے اور کس طرح سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ پل پر ہمیں دن چڑھ گیا اور ہم صبح کی نماز پڑھ کر ٹھنڈے ٹھنڈے فرخ آباد جا پہنچے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں اور برادرم محمد یامین صاحب کتب فروش اور مہاشہ محمد عمر صاحب اس واقعہ کے عینی گواہ ہیں اور حلفیہ بیان دیتے ہیں کہ یہ واقعہ اسی طرح ظاہر ہوا جیسا کہ یہاں کہا گیا ہے"۔

(میری کہانی۔ خود نوشت سوانح حضرت ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم ص71,70)

گولی نہ چل سکی

روایت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری:

میں ایک بار ایک احمدی دوست کے ساتھ ایک دعوت الی اللہ کے پروگرام سے رات کے وقت واپس کبابیر آرہا تھا کہ جنگل میں سے گزرتے ہوئے یہ محسوس ہوا کہ جیسے جھاڑیوں میں کچھ حرکت ہے لیکن یہ سمجھ کر کہ شاید کوئی جانور ہو زیادہ توجہ نہ دی۔ آگے گزر گئے تو تھوڑی دیر بعد دو دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں لیکن اسے بھی اتفاقی واقعہ سمجھ کر کچھ توجہ نہ دی گئی۔ بظاہر بہت معمولی سا واقعہ جو یاد بھی نہ رہا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ گویا یہ تو موت کا سفر تھا جو اللہ تعالیٰ کی تائید کے سایہ میں حفاظت سے طے ہوگیا۔

کافی عرصہ بعد اس واقعہ کی اصل حقیقت معلوم ہوئی کہ کچھ مخالفین عرصہ سے مجھے قتل کرنے کی کوشش میں تھے۔ اسی رات ان میں سے دو نوجوان بندوقوں سے مسلح ہو کر اور پوری تیاری کے ساتھ میری تاک میں جھاڑیوں میں چھپ کر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں اور میرا ساتھی باتیں کرتے ہوئے ان کے پاس سے گزرے تو ان میں سے ایک نے مجھ پر بندوق چلائی لیکن نہیں چلی۔ پھر دوسرے نوجوان نے بندوق چلانے کی کوشش کی لیکن اس کی بندوق بھی نہ چل سکی۔ ہم دونوں ان قاتلانہ کوششوں سے کلیۂ بے خبر، اللہ تعالیٰ کی تائید نصرت اور حفاظت کے سایہ میں آگے بڑھ گئے۔ ہمارے گزر جانے کے بعد جب ان دونوں نوجوانوں نے اپنی بندوقوں کو چلایا تو انہوں نے بالکل ٹھیک کام کیا۔ ان میں قطعاً کوئی خرابی نہ تھی۔ صرف یہ بات تھی کہ جب ان کا رخ دو...... کی طرف تھا تو اللہ تعالیٰ کی غالب تقدیر نے انہیں چلنے سے روک دیا۔

(تائید الٰہی کے ایمان افروز واقعات ص44,43)

بارش ہونے اور تھم جانے
کے دو نشانات

حضرت مولانا رحمت علی صاحب پاڈانگ انڈونیشیا شہر کے محلّہ یاسر مسکین میں رہتے تھے۔ علاقہ کے اکثر مکانات لکڑی کے اور بالکل ساتھ ساتھ بنے ہوئے تھے۔ ایک مرتبہ اتفاقاً اس محلّہ میں آگ لگ گئی جو ارد گرد کے مکانات کو راکھ بناتی ہوئی آپ کی رہائش گاہ کے قریب پہنچ گئی۔ حتیٰ کہ اس کے شعلے آپ کے مکان کے چھجے کو چھونے لگے۔

یہ نازک صورتحال دیکھ کر احباب نے پُرزور اصرار کیا کہ آپ مکان کو فوری طور پر خالی کر دیں۔ لیکن آپ نے پورے یقین اور وثوق سے فرمایا:

"یہ آگ انشاء اللہ ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکے گی۔ یہ مکان اس وقت حضرت مسیح موعود کے ایک غلام کی رہائش گاہ ہے اور حضور سے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ "آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے"۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت مولانا رحمت علی صاحب ابھی یہ بات کر ہی رہے تھے کہ اچانک بادل اُمڈ آئے اور موسلا دھار بارش شروع ہوگئی جس نے آناً فاناً اس آگ کو بالکل ٹھنڈا کر کے رکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت نے آگ کو واقعی مسیح...... کا غلام بنا دیا!

(تائید الٰہی کے ایمان افروز واقعات ص34,33)

خدا تعالیٰ کی قدرتوں کی کوئی انتہا نہیں۔ ہر چیز اس کے اشارہ پر حرکت کرتی ہے۔ اس واقعہ میں موسلا دھار بارش نے اچانک برس کر تائید الٰہی کا نمونہ دکھایا۔

اب ایک اور واقعہ سنئے جس میں اس بارش کے برعکس ظہور میں آیا اور بہت ہی غیر معمولی حالات میں بارش اچانک رک کر میدان دعوت الی اللہ میں خدائی تائید و نصرت کا نشان بن گئی۔ حضرت مولانا رحمت علی صاحب ایک بار اسی شہر پاڈانگ میں ہالینڈ کے ایک عیسائی پادری سے گفتگو کر رہے تھے جسے سننے کے لئے لوگ بکثرت وہاں جمع تھے۔ اسی اثناء میں اچانک موسلا دھار بارش شروع ہوگئی۔ اس علاقہ میں یہ معمول ہے کہ بارش شروع ہو جائے تو کئی کئی گھنٹے مسلسل برستی رہتی ہے اور رکنے کا نام نہیں لیتی۔

...... گفتگو میں جب وہ پادری دلائل کے میدان میں عاجز آگیا تو اپنی شکست پر پردہ ڈالنے کے لئے اچانک یہ عجیب و غریب مطالبہ کر ڈالا کہ اگر واقعی عیسائیت کے مقابل پر تمہارا مذہب سچا ہے تو ذرا اپنے ...... خدا سے کہئے کہ وہ اپنی قدرت کا کرشمہ دکھائے اور اس موسلا دھار بارش کو اسی وقت بند کر دے۔ بظاہر اس پادری نے اپنے زعم میں ایک ناممکن بات کا مطالبہ کیا اور بارش کے معمول پر قیاس کرتے ہوئے اسے کامل یقین ہوگیا کہ ایسا ہرگز نہ ہو سکے گا۔ لیکن دنیا نے اس موقع پر خدائی غیرت اور تائید و نصرت کا ایک حسین کرشمہ دیکھا۔ پادری کے مطالبہ کرتے ہی حضرت مولانا نے اپنے زندہ خدا پر کامل بھروسہ کرتے ہوئے بڑی پُر اعتماد اور جلالی آواز میں بارش سے مخاطب کرتے ہوئے کہا "اے بارش! تو اس وقت خدا کے حکم سے تھم جا اور ...... کے زندہ اور سچے خدا کا ثبوت دے"۔

قادر وتوانا اور زندہ خدا پر قربان جائیے کہ ابھی چند منٹ بھی گزرنے نہ پائے تھے کہ موسلا دھار بارش خلاف معمول تھم گئی اور وہ پادری اور سب حاضرین اللہ

لائنس کارل پالنگ

لائنس کارل پالنگ، امریکہ کا مشہور کیمیادان تھا۔ جو کیمیا اور امن، دو مختلف شعبوں میں نوبیل انعام حاصل کرنے کی وجہ سے مشہور ہے۔

وہ 28 فروری 1901ء کو امریکی ریاست اوریگن Oregon میں پیدا ہوا۔ 1925ء میں اس نے پی ایچ ڈی کیا اور پھر متعدد یونیورسٹیوں سے ڈی ایس سی کی اعزازی ڈگریاں حاصل کیں۔

لائنس کارل پالنگ کو شروع ہی سے درس و تدریس اور تحقیق کے شعبوں سے دلچسپی تھی۔ اس نے خون کے نامیاتی مالیکیول ہیموگلوبین کو اپنی تحقیق کا خصوصی مرکز بنایا اور اس کے بارے میں کئی اہم دریافتیں کیں۔ پالنگ کی ان تحقیقات کے نتیجے میں اسے 1954ء میں کیمیا کے نوبیل انعام سے نوازا گیا۔

1962ء میں اسے کیمیائی جنگ کے خلاف ایک کامیاب مہم چلانے کے صلے میں امن کا نوبیل انعام دیا گیا اور یوں اسے کیمیا اور امن دو مختلف شعبوں میں نوبیل انعام حاصل کرنے والے واحد شخص ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔

پالنگ سے پہلے مادام کیوری بھی دو مختلف شعبوں کیمیا اور طبعیات میں نوبیل انعام حاصل کر چکی تھیں تاہم ان کے دونوں شعبے سائنس ہی کے شعبے تھے جبکہ پالنگ کے دونوں شعبے الگ الگ شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھتے تھے۔

1981ء میں لائنس کارل پالنگ کا انتقال ہوگیا۔

آسٹریلیا خوش بختی کی سرزمین

م۔صابر

آسٹریلیا کو خوش بختی کی سرزمین بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں سب سے پہلے جو لوگ آکر آباد ہوئے وہ غالبًا تسمانین تھے جو کہ 40 ہزار سال قبل جنوبی ایشیا سے ہجرت کر کے تسمانیہ (Tasmania) میں آباد ہوئے۔

10 ویں صدی عیسوی میں پہلا مسلمان یہاں تجارت کی غرض سے پہنچا۔ 14 ویں صدی عیسوی میں مسلمان باشندے آسٹریلیا کے شمالی ساحل کی طرف آباد ہونا شروع ہوئے جس پر عرب تاجروں کو کنٹرول حاصل تھا۔

آسٹریلیا میں سب سے پہلے سیاحت یورپی اقوام نے 17 ویں صدی عیسوی میں کی۔ 18 ویں صدی عیسوی کے شروع میں ولندیزی یہاں آئے اور انہوں نے اسے نیو ہالینڈ کا نام دیا۔ 20/اپریل 1770ء کو کیپٹن جیمز کک (Cook) نے برطانیہ عظمیٰ کی طرف سے آسٹریلیا کے مشرقی ساحل پر قبضہ کیا۔ اس وقت یہاں مختلف وحشی قبائل آباد تھے۔

1786ء میں برطانوی آبادکاروں نے نیو ساؤتھ ویلز کے مقام پر پہلی آبادی قائم کی۔ برطانیہ نے اپنی تجارتی چوکیاں قائم کرنی شروع کیں۔ اپنے فوجی اور حکومتی افسر یہاں آباد کئے۔ 1819ء میں پورا براعظم آسٹریلیا برطانیہ کے قبضے میں آگیا۔ برطانیہ نے 1825ء میں تسمانیہ، 1829ء میں مغربی آسٹریلیا، 1834ء میں جنوبی آسٹریلیا اور 1851ء میں کوئنز لینڈ کی کالونیاں قائم کیں۔ اس طرح کسی یورپی قوم کو اس طرف آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ 1830ء میں برطانیہ نے یہاں بغیر کسی اجازت یا ویزہ کے آباد ہونے کی اجازت دے دی۔ 1851ء میں وکٹوریہ میں سونا دریافت ہوا جس سے تارکین وطن بڑی تعداد میں یہاں آئے۔

1876ء میں برطانیہ نے تسمانین باشندوں کو یہاں سے نکال دیا۔ ان کی جگہ یورپی، برطانوی اور آئرش نسل کے لوگوں کو آباد کیا گیا۔ یکم جنوری 1901ء کو چھ کالونیوں نے نیو ساؤتھ ویلز، وکٹوریہ، کوئنز لینڈ، جنوبی آسٹریلیا، مغربی آسٹریلیا اور تسمانیہ کے ادغام سے دولت مشترکہ آسٹریلیا کا قیام عمل میں آیا اور یہ دولت مشترکہ کے اندر ایک آزاد ملک بنا۔ ایک وفاقی آئین تشکیل پایا اور قومی پرچم رائج ہوا۔ سر ایڈمنڈ بارٹن آسٹریلیا کے پہلے وزیراعظم بنے۔

1902ء میں عورتوں کو ووٹ دینے کا حق ملا۔ 14 مئی 1907ء کو ملک کے پہلے عام انتخابات منعقد ہوئے۔ 1911ء میں شمالی علاقے کے سوا تمام ریاستیں وفاق میں شامل ہوگئیں۔

پہلی جنگ عظیم (1914-18ء) کے دوران تین لاکھ آسٹریلوی فوجیوں نے برطانیہ کے ساتھ جنگ میں حصہ لیا۔ 2 فروری 1923ء کو وزیراعظم ہیوز سے جبراً استعفیٰ لیا گیا اور سٹینلے بروس نے وزارت عظمیٰ سنبھالی۔

9 مئی 1927ء کو کینبرا آسٹریلیا کا دارالحکومت بنا اور یہاں پارلیمنٹ کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ 1933ء کو مغربی آسٹریلیا نے وفاق سے علیحدگی اختیار کر لی۔ 7 نومبر 1934ء کو ''یونائیٹڈ آسٹریلیا پارٹی'' (UAP) کے جوزف لائیونز وزیراعظم بنے۔

1941ء میں ''آسٹریلیا لیبر پارٹی'' (ALP) اقتدار میں آئی۔ 1942ء میں آسٹریلیا کو جاپانی دھمکی کی وجہ سے اتحادی بحیرہ کورل کی جنگ نہ جیت سکے۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران آسٹریلوی فوج نے برطانیہ کے شانہ بشانہ جنگ میں حصہ لیا۔

1949ء میں لبرل اور دوسری جماعتوں کی مخلوط حکومت بنی جس کے وزیراعظم رابرٹ مینز یز تھے۔ 1954ء میں آسٹریلیا (SEATO) کا رکن بنا۔

2 دسمبر 1972ء کو آسٹریلین لیبر پارٹی انتخابات میں کامیاب ہوئی۔ 5 دسمبر کو پارٹی لیڈر گف وٹلیم وزیراعظم بنے۔ 1973ء میں نسلی تعصب کی حکمت عملی کے خاتمہ کی وجہ سے تین ملین یورپی جن میں آدھے برطانوی تھے۔ 1945ء سے اب تک آسٹریلیا میں داخل ہو چکے تھے۔

11 نومبر 1975ء کو گورنر جنرل نے وزیراعظم وٹلیم کو برطرف کر دیا۔ 13 دسمبر کو عام انتخابات ہوئے جن میں میلکم فراسر (پ 21 مئی 1930ء) وزیراعظم منتخب ہوگئے۔ یکم جولائی 1978ء کو شمالی علاقے کو محدود خودمختاری دے دی گئی۔ اسی سال جواہرات کے ذخائر دریافت ہوئے۔ 1980ء میں وزیراعظم فراسر نے امریکہ کو پرتھ (Perth) کے نزدیک کاک برن ساؤنڈ کا بحری اڈا دے دیا۔

18/اکتوبر 1980ء کو فراسر کی جماعت پارلیمانی انتخاب جیت گئی۔ 1983ء کے انتخابات میں لیبر پارٹی کو کامیابی ملی اور رابرٹ ہاک (پ 9 دسمبر 1929ء) وزیراعظم بنے۔ دسمبر 1984ء، جولائی 1987ء اور مارچ 1990ء کے انتخابات میں لیبر پارٹی نے اپنی اکثریت برقرار رکھی۔ 1986ء میں آسٹریلیا ایکٹ کے تحت ملکہ برطانیہ ایلزبتھ کی سربراہی میں آسٹریلیا کو مکمل قانونی آزادی دے دی گئی۔

16 فروری 1989ء کو ولیم ہائیڈن گورنر جنرل بنے۔ 20 دسمبر 1991ء کو پال کیٹنگ (پ 18 جنوری 1944ء) وزیراعظم مقرر ہوئے۔ مارچ 1993ء کے انتخابات میں کیٹنگ کی جماعت نے دوبارہ کامیابی حاصل کی۔ حالانکہ ملک میں اقتصادی بحران جاری تھا۔

15 فروری 1996ء کو ولیم ڈین نے گورنر جنرل کا عہدہ سنبھالا۔ 2 مارچ 1996ء کو عام انتخابات ہوئے۔ اپوزیشن جماعت لبرل پارٹی اور نیشنل پارٹی کے اتحاد کو 13 سال کے بعد کامیابی حاصل ہوئی۔ 11 مارچ کو کنزرویٹو پارٹی کے جان ہاورڈ (پ 26 جولائی 1939ء) آسٹریلیا کے 25 ویں منتخب وزیراعظم بن گئے۔ اس طرح لیبر پارٹی کا 13 سالہ دور ختم ہوا۔

12 فروری 1998ء کو ایک تاریخی کنونشن کے دوران پارلیمنٹ نے ملک کو جمہوریہ کا درجہ دینے کے لئے یکم جنوری 2001ء کو ریفرنڈم کروانے کی منظوری دے دی۔ 3/اکتوبر 1998ء کو انتخابات میں ہاورڈ نے کامیابی حاصل کی۔ 13/اکتوبر کو آسٹریلیا نے اپنے فوجی دستے مشرقی تیمور روانہ کئے۔ 6 نومبر 1999ء کو آسٹریلیا کو جمہوریہ بنانے کے لئے ریفرنڈم ہوا۔ عوام نے ملکہ الزبتھ کو آئینی سربراہ برقرار رکھنے اور جمہوریہ کو مسترد کر دیا۔ 15 ستمبر 2000ء کو سڈنی میں 27 ویں اولمپکس مقابلے شروع ہوئے۔

آسٹریلیا ایک فیڈریشن ہے جہاں آئینی بادشاہت اور برطانوی طرز کی پارلیمانی جمہوریت قائم ہے۔ ملکہ الزبتھ دوم ریاست کی سربراہ مملکت (ہیڈ آف سٹیٹ) اور مسلح افواج کی سپریم کمانڈر ہیں۔ ملکہ کی نمائندگی گورنر جنرل کرتا ہے۔ حکومت کا سربراہ اور تمام انتظامی اختیارات کا مالک وزیراعظم ہے جو پارلیمنٹ میں اکثریتی پارٹی کا لیڈر ہوتا ہے۔ وزیراعظم اپنی کابینہ کا انتخاب خود کرتا ہے۔

قانون سازی کا اختیار دو ایوانی پارلیمنٹ کو حاصل ہے۔ قومی اسمبلی 147 اور سینٹ 76 ارکان پر مشتمل ہے۔

آسٹریلین لیبر پارٹی (ALP)، آسٹریلین لبرل پارٹی (LP)، آسٹریلین نیشنل پارٹی (ANP) بڑی سیاسی جماعتیں ہیں۔

دینی تعلیمات کی روشنی میں

شادی بیاہ کے موقع پر بدرسومات کا خاتمہ

تعالیٰ کے اس عظیم الشان نشان پر انگشت بدنداں رہ گئے۔

(تائید الٰہی کے ایمان افروز واقعات ص33 تا35)

ارشاد باری تعالیٰ

☆مومن لغو کاموں سے اعراض کرتے ہیں۔اور جب وہ خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی سے کام نہیں لیتے۔

بعثت نبوی ﷺ کا ایک اہم مقصد

☆اور ان کے (رسوم کے) بوجھ جو ان پر لادے ہوئے تھے اور (بدعات کے) طوق جو ان کے گلوں میں ڈالے ہوئے تھے وہ ان سے دور کرتا ہے۔(قرآن کریم)

فرمان حضرت مسیح موعود

☆اتباع رسم ومتابعت ہوا وہوس سے باز آجائے گا۔ (الفاظ بیعت)

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

☆تحریک جدید کے (۔) مطالبات کا مقصد محض یہ تھا کہ جماعت اپنے حالات کے مطابق خرچ کرنے کی عادت ڈالے اور تباہی کے گڑھے میں گرنے سے محفوظ رہے۔اسی طرح امراء اور غرباء میں جو تفاوت پایا جاتا ہے وہ روز بروز کم ہوتا جائے۔ (مطالبات تحریک جدید صفحہ 174)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا ارشاد

☆احمدی گھرانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ تمام بدرسوم کو جڑ سے اکھیڑ کر اپنے گھروں سے باہر پھینک دیں۔

آتش بازی وغیرہ

☆برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عندالشرع حرام ہیں۔اور آتش بازی چلانا اور کنجروں اور ڈوموں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے۔" (از حضرت مسیح موعود)

مہر

☆حضرت مصلح موعود نے چھ ماہ کی آمد سے ایک سال کی آمد کو بطور "مہر" تجویز فرمائی ہے۔

زیور اور کپڑے کا مطالبہ

☆لڑکی والوں کی طرف سے زیور اور کپڑے کا مطالبہ ہونا بے حیائی ہے۔ (از حضرت مصلح موعود)

مہندی

☆شادی کے موقع پر مہندی اور اس کے متعلقہ رسوم جو رائج ہیں ہمارے نزدیک غیر (۔) ہیں۔ (از حضرت مصلح موعود)

سہرا

☆"سہرے کا طریق بدعت ہے۔" "گھوڑا بنانے والی بات ہے۔" (از حضرت مصلح موعود)

نوٹوں کے ہار

☆نوٹوں کے ہار گلے میں ڈالنا اور دولہا کا سربالا بنانا ایک لغو اور بدعت ہے۔

جہیز اور بری کی نمائش

☆"جہیز کی نمائش سے بچنا چاہئے جو کچھ دیا جاتا ہے بکسوں میں بند کر کے دیا جائے (۔) نہ صرف جہیز بلکہ بری کی نمائش بھی بری چیز ہے۔" (از حضرت مصلح موعود) لڑکے والوں کی طرف سے جہیز کی خواہش اور اس کا مطالبہ نہایت قبیح حرکات ہیں۔

پیسے پھینکنا

☆پیسے پھینکنا، دولہا کو طلائی انگوٹھی پہنانا، دودھ کی پلائی طلب کرنا، جوتا چھپانا سب بدرسوم ہیں۔

جوڑے دینا

☆شادیوں کے وقت سسرال والوں کو جوڑے دینے وغیرہ سے اجتناب کرنا چاہئے۔جہیز کی نمائش نہ کی جائے اور شادی کے موقع پر لڑکی کے سسرال کو جوڑے وغیرہ نہ دیئے جائیں۔

مقامی براتیوں کو کھانا دینا

☆لڑکی کے رخصتانہ کی تقریب کے موقع پر موسم کے لحاظ سے سوائے ایک ٹھنڈا یا گرم مشروب کے کوئی اور چیز پیش کرنا منع ہے البتہ باہر سے آنے والے باراتیوں اور مہمانوں کو کھانا پیش کیا جاسکتا ہے۔ (از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

دعوت ولیمہ

☆دعوت ولیمہ مسنون ہے مگر اسراف نہ ہو اور "ولیمہ پر دس پندرہ دوستوں کو بلالینا کافی ہوتا ہے۔" (از حضرت مصلح موعود)

پردہ

☆دولہا سے بھی غیر محرم مستورات پردہ کریں اور اس سے ہنسی مذاق نہ کریں۔ (از حضرت مصلح موعود)

☆دولہا دلہن کی تصاویر جب کہ غیر محرم مستورات پاس ہوں نہ کھینچی جائیں۔

☆دعوت میں ایسا انتظام ہو کہ عورتوں میں عورتیں کھانا کھلائیں نہ کہ مرد۔تاکہ بے پردگی نہ ہو۔

☆دیکھنے میں آیا ہے کہ شادی کی تقریب کی ویڈیو فلم تیار کرنا ایک رسم کا رنگ پکڑ رہا ہے۔حالانکہ یہ اسراف اور بے پردگی کی حوصلہ افزائی کا موجب ہے اس لئے احمدی گھرانوں کو اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ ہاں اگر کسی اشد مجبوری سے ایسی فلم تیار کرنا ضروری ہو تو مہمان مستورات کو فلم بنانے سے اچھی طرح متنبہ کر دیا جائے کہ وہ اپنے پردہ کا اہتمام کر لیں۔زیادہ بہتر

دن بہار کے

جا کر کہے کوئی در و دیوارِ یار سے
دن ہم بھی گِن رہے تھے غمِ انتظار کے

آئیگا ایک شخص کسی دُور دیس سے
رکھی تھیں اس کی راہ میں پلکیں سنوار کے

اتنا قریب ہو کے بھی دوری نہ مٹ سکی
یہ حوصلے نہ تھے مرے لیل و نہار کے

شبہائے انتظار لے جائیں حضورِ یار
آنسو پرو کے دیدۂ اختر شمار کے

کہتا ہوں سچ میں تجھ سے مری جانِ آرزو!
میں لے سکا نہ دو قدم سرحد سے پار کے

لگتا ہے یوں دیارِ وفا میں ترے بغیر
"ہم رہنے والے ہیں کسی اجڑے دیار کے"

ناہیدؔ اشک غم سے نہ دل کی کلی کِھلی
آئے بھی اور چلے بھی گئے دن بہار کے

عبدالمنان ناہیدؔ

جوش و شوق و جذبۂ پرواز دیتا ہے مجھے
دل کے گوشوں سے کوئی آواز دیتا ہے مجھے

مضطرب رکھتا ہے مجھ کو یہ دل درد آشنا
نت نئے غم یہ مرا ہمراز دیتا ہے مجھے

☆☆☆ سلیم شاہجہانپوری ☆☆☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

12/اکتوبر2009ء

12-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-30 am	عربی سروس
2-35 am	بستان وقف
3-35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9/اکتوبر2009ء
4-40 am	دورہ حضور انور
5-30 am	سیرت النبی ﷺ
6-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-20 am	تلاوت
6-30 am	یسرنا القرآن
6-50 am	درس حدیث
7-15 am	لقاء مع العرب
8-20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9/اکتوبر2009ء
9-20 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
9-55 am	سوال وجواب
11-30 am	سیرت النبی ﷺ
12-00 pm	تلاوت،درس حدیث
12-30 pm	طب وصحت
1-05 pm	گلشن وقف نو
2-15 pm	فرنچ کلاس
2-40 pm	فرنچ ملاقات
3-45 pm	انڈونیشین سروس
5-00 pm	خلافت جوبلی مشاعرہ
6-10 pm	تلاوت،درس حدیث
6-35 pm	بنگلہ پروگرام
7-40 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 9/اکتوبر2009ء
8-50 pm	جلسہ سالانہ جرمنی2004ء
9-45 pm	گلشن وقف نو
10-50 pm	فرنچ ملاقات

13/اکتوبر2009ء

12-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-30 am	عربی سروس
1-20 am	لقاء مع العرب
2-30 am	فرنچ سروس
2-55 am	گلشن وقف نو
4-05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9/اکتوبر2009ء
5-10 am	طب وصحت
6-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-05 am	تلاوت،درس حدیث،خبریں
7-15 am	لقاء مع العرب
8-20 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-45 am	خطبہ جمعہ
9-50 am	فرنچ ملاقات
10-55 am	خلافت جوبلی مشاعرہ
12-00 pm	تلاوت،درس ملفوظات،خبریں
1-05 pm	چلڈرن کلاس
2-10 pm	سوال وجواب
3-00 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
4-00 pm	انڈونیشین سروس
4-55 pm	سندھی سروس
6-00 pm	تلاوت،خبریں
6-50 pm	یسرنا القرآن
7-15 pm	بنگلہ پروگرام
8-20 pm	ہارٹلے پول اجتماع 2007ء خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ
9-00 pm	چلڈرن کلاس
10-10 pm	سوال وجواب
11-00 pm	یسرنا القرآن
11-25 pm	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے

14/اکتوبر2009ء

12-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-30 am	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
1-35 am	عربی سروس
2-35 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
3-05 am	چلڈرن کلاس
4-15 am	ہارٹلے پول اجتماع
4-55 am	انتخاب سخن
6-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-20 am	تلاوت
6-30 am	یسرنا القرآن
6-55 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
7-30 am	لقاء مع العرب
8-35 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
9-30 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
10-00 am	عربی سیکھئے
10-20 am	سوال وجواب
11-15 am	ہارٹلے پول اجتماع
12-05 pm	تلاوت،درس حدیث،خبریں
1-00 pm	گلشن وقف نو
2-00 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
2-45 pm	سوال وجواب
3-40 pm	انڈونیشین سروس
4-40 pm	سواحیلی سروس
5-35 pm	تلاوت،درس حدیث
6-10 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14ستمبر1984ء
7-00 pm	بنگلہ پروگرام
8-15 pm	جلسہ سالانہ جرمنی2004ء
9-40 pm	گلشن وقف نو
10-55 pm	سوال وجواب

15/اکتوبر2009ء

12-30 am	عربی سروس
1-35 am	لقاء مع العرب
2-35 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
3-10 am	گلشن وقف نو
4-05 am	جلسہ سالانہ جرمنی2004ء
5-20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14ستمبر1984ء
6-05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-35 am	تلاوت،درس حدیث
6-55 am	لقاء مع العرب
8-05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-25 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14ستمبر1984ء
9-20 am	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
9-45 am	جلسہ سالانہ جرمنی2004ء
12-00 pm	تلاوت،درس ملفوظات
12-40 pm	بستان وقف نو
2-05 pm	فیتھ میٹرز
3-10 pm	ملاقات پروگرام(انگریزی)
4-10 pm	انڈونیشین سروس
5-25 pm	پشتو سروس
6-15 pm	تلاوت،درس ملفوظات
7-15 pm	یسرنا القرآن
7-35 pm	بنگلہ سروس
8-40 pm	ترجمۃ القرآن
9-55 pm	جلسہ سالانہ جرمنی2004ء
10-55 pm	یسرنا القرآن
11-20 pm	ملاقات پروگرام(انگریزی)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان:047-6215747 فون رہائش:047-6211649

پرس 'سکول بیگ 'کالج بیگ 'اٹیچی اور سفری بیگ کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
دولت BAGS
ملک مارکیٹ ۔ ریلوے روڈ ربوہ 0333-6708827

اطلاعات واعلانات

نمایاں کامیابی

مکرم ملک منور احمد صاحب سنکوہی لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے سلمان احمد ملک نے امپیریل کالج لندن سے مکینیکل انجینئرنگ امتحان 2009ء فرسٹ کلاس فرسٹ میں پاس کر کے اپنی یونیورسٹی میں نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے۔

اسی طرح میرے دوسرے بیٹے فرید احمد ملک نے بیکن ہاؤس لاہور کی طرف سے اولیول کے امتحان 2009ء میں 9As حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔دونوں بچے مکرم ملک عبداللطیف صاحب سنکوہی لاہور کے پوتے اور مکرم منور احمد ملک صاحب لندن کے نواسے ہیں۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کامیابیوں کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور دونوں کو خادم دین بنائے۔آمین

درخواست دعا

مکرم محمد ارشد کاتب صاحب کارکن نظارت اشاعت تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھتیجے مکرم محمد منیر صاحب کے بیٹے عزیزم رمیز احمد نے امسال راولپنڈی بورڈ کے امتحان میں میٹرک سال اول میں 441/460 نمبر حاصل کر کے نمایاں کارکردگی دکھائی ہے۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو آئندہ مزید کامیابیوں سے نوازے۔آمین

درخواست دعا

مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم محمد شریف صاحب زعیم مجلس انصاراللہ 35 جنوبی ضلع سرگودھا کی ٹانگ بوجہ انفیکشن گھٹنے کے نیچے سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کاٹ دی گئی ہے۔ان کی عمر 80 سال ہے۔کمزوری بہت زیادہ ہے۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل وعاجل شفا عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

مکرم ناصر احمد صاحب سابق کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میری ہمشیرہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم منور احمد قمر صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ پیٹ کی خرابی اور درد کی وجہ سے بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہے۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ڈیرہ کا تفریحی دورہ

(زیر اہتمام وقف نو لینگوئج انسٹیٹیوٹ ربوہ)

وقف نو لینگوئج انسٹیٹیوٹ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی انگلش لینگوئج کی کلاس لیول 3 کی طالبات کا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ڈیرہ نزد احمد نگر کا تفریحی دورہ مورخہ 4/اکتوبر 2009ء کو دوپہر 12 تا 5 بجے ہوا۔ مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب سیکرٹری وقف نو ربوہ کی سرکردگی میں جانے والے اس ٹرپ میں انسٹیٹیوٹ کی طالبات، لیڈی ٹیچرز، مہمان خواتین اور مرد اساتذہ شامل تھے۔

رخصت ہوتے ہوئے موسم گرما کا یہ دن بہت خوشگوار تھا۔ صبح بارش ہونے کی وجہ سے گرمی کی شدت میں کمی اور آسمان پر چھانے والے بادلوں نے دھوپ کی تمازت ختم کر دی تھی۔ طالبات اور مہمانوں نے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے باغ، ہٹس (Huts) سوئمنگ پول اور بار بی کیو ایریا وغیرہ دیکھے اور محظوظ ہوئے۔ اس ڈیرہ میں تین چھوٹے اور ایک بڑا دو منزلہ پختہ ہٹ (Hut) نما گھر بنایا گیا ہے۔ جن میں سے ایک چھوٹا اور بڑا ہٹ خصوصی طور پر کھولا گیا تھا۔ جن کو اندر سے دیکھنے کا موقع ملا۔ ان ہٹس میں گھر میں استعمال ہونے والی ہر چیز کو ترتیب اور سلیقے سے رکھا گیا ہے۔

باغ کا وزٹ کرنے کے بعد طالبات اور مہمان خواتین بارہ دری میں جمع ہو گئیں۔ جہاں تفریحی پروگرام منعقد کیا گیا۔ باقاعدہ آغاز تلاوت اور نظم سے ہوا۔ یہ پروگرام انسٹیٹیوٹ کی ٹیچر مکرمہ مبارکہ صابر صاحبہ بنت مکرم صابر حسین چوہدری صاحب دارالصدر شمالی ہدیٰ کی الوداعی تقریب بھی تھی۔ ان کے اعزاز میں سپاسنامہ پیش کیا گیا اور بچیوں نے مختلف پروگرام کئے۔ مکرمہ سلمیٰ شمس صاحبہ اہلیہ مکرم فخر الحق شمس صاحب انچارج وقف نو لینگوئج انسٹیٹیوٹ نے الوداع ہونے والی ٹیچر کو انسٹیٹیوٹ کی طرف سے تحفہ پیش کیا۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ بعدہٗ جملہ مہمانان کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

خبریں

کیری لوگر بل، فوجی قیادت کی تشویش

کور کمانڈر کانفرنس میں کیری لوگر بل میں قومی سلامتی پر اثر انداز ہونے والی شقوں پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ حکومت کو اس ضمن میں باضابطہ رائے سے آگاہ کیا جا رہا ہے تاہم پارلیمنٹ پاکستان کے عوام کی رائے کی نمائندگی کرتی ہے جو اس مسئلے پر بحث کرے گی اور اس سے حکومت کو قومی ردعمل وضع کرنے میں مدد ملے گی۔ پاک فوج کی جانب سے کیری لوگر بل پر شدید تحفظات ظاہر کئے جانے کے بعد ایوان صدر میں اعلیٰ سطح کا مشاورتی اجلاس ہوا جس میں پاک افواج اور دیگر سیاسی جماعتوں کے تحفظات کا جائزہ لیا گیا جبکہ صدر زرداری کا کہنا تھا کہ کیری لوگر بل کے بارے میں پارلیمنٹ جو بھی فیصلہ کرے گی اسے تسلیم کیا جائے گا۔

اکبر بگٹی کے قتل کا مقدمہ مشرف اور شوکت عزیز کے خلاف درج کرنے کا حکم

بلوچستان ہائی کورٹ نے نواب محمد اکبر بگٹی کے قتل کا مقدمہ پرویز مشرف، شوکت عزیز سمیت دیگر متعلقہ افراد کے خلاف درج کرنے کا حکم دے دیا۔ ابتدائی سماعت کے بعد چیف جسٹس بلوچستان ہائیکورٹ نے ان افراد کو پیش ہونے کا حکم دیا تھا۔ پرویز مشرف، شوکت عزیز راؤ سکندر، جام محمد یوسف نوٹس بھیجنے کے باوجود پیش نہ ہوئے تاہم آفتاب شیر پاؤ کے وکیل اور شعیب نوشیروانی خود پیش ہوئے اور ان کا موقف سننے کے بعد ہائیکورٹ نے اپنا تفصیلی فیصلہ جاری کیا ہے۔

چینی 40 روپے کلو فروخت کرانا اب صوبوں کی ذمہ داری ہے

وفاقی وزیر برائے صنعت و پیداوار منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ چینی کی قیمت کم کر دی، اب یہ صوبوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ 40 روپے کلو میں فروخت کرائے ادھر ملک بھر میں چینی کا بحران سنگین ہو گیا اور کسی بھی جگہ سے چینی کی مقررہ قیمت پر فروخت ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔

30 فیصد پاکستانی غربت کی لکیر سے نیچے

وزیر خزانہ شوکت ترین نے کہا ہے کہ پاکستان میں گزشتہ چار سال کے دوران غربت میں بے تحاشا اضافہ ہوا ہے اور ایک کروڑ چالیس لاکھ لوگ غربت کا شکار ہوئے ہیں۔ قومی اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ پاکستان میں غربت کے بارے میں درست اعداد و شمار فی الوقت دستیاب نہیں لیکن ان کے محتاط اندازے کے مطابق کل آبادی کا 30 فیصد غربت کی لکیر کے نیچے زندگی بسر کر رہا ہے۔

درخواست دعا

مکرم طارق احمد صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بیٹا بلال احمد بعمر 8 سال گردے میں انفیکشن کی وجہ سے بیمار ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

داخلہ کمپیوٹر کورسز

(طاہر کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام طاہر کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ میں مندرجہ ذیل کورسز کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ داخلہ کے خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان میں جمع کروا دیں۔ داخلہ فارم دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ویب گرافکس کورس

اڈوب فوٹو شاپ Cs2،
مائیکرو میڈیا فلیش 8.0
دورانیہ 1 ماہ   فیس -/1500 روپے

ویب ڈیویلپمنٹ (Basic)

ایچ ٹی ایم ایل، سی ایس ایس، ڈریم ویور
دورانیہ 1 ماہ   فیس -/1000 روپے

ویب ڈیویلپمنٹ (ایڈوانس)

جاوا اسکرپٹ، پی ایچ پی، ایم وائے ایس کیو ایل
دورانیہ 1 ماہ   فیس -/1500 روپے

(انچارج طاہر کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ ربوہ)

ربوہ میں طلوع و غروب 9۔اکتوبر

طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:05
زوال آفتاب	12:56
غروب آفتاب	6:46

یوم سفید چھڑی

مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب جنرل سیکرٹری مجلس نابینا ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مجلس نابینا ربوہ مورخہ 15/اکتوبر 2009ء کو یوم سفید چھڑی کی تقریب دفتر انصار اللہ پاکستان میں منعقد کر رہی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپنے قریب کے نابینا افراد کو اس میں شمولیت کرنے کی تلقین کریں۔

LEARN German LANGUAGE
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

صاحب جی کی ایک اور فخریہ پیشکش
فیبرکس گیلری
طالب دعا: شیخ مسعود احمد خالد
ریلوے روڈ۔ ربوہ
047-6214300

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

Cure Herbals™
پھلبہری کا کامیاب علاج
کیا آپ پھلبہری کے سفید نشانوں سے پریشان ہیں؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہ نشان بغیر کسی لیزر ٹریٹمنٹ کے بغیر کسی سرجری کے یا بغیر کسی دوائی کھائے ٹھیک ہو جائیں تو کیور ہربلز پیش کرتے ہیں دنیا بھر میں سب زیادہ بکنے والا ہربل آئل Anti-Leucoderma ایک ایسا ہربل آئل جس کو لگانے سے کچھ ہی عرصہ میں آپ کی سکن کو ملے گی قدرتی رنگت بالکل ایسے جیسے پھلبہری کبھی نہ ہوئی ہو۔
آرڈر کے لئے رابطہ کریں: 0323-4949794

FD-10

BETA® PIPES
042-5880151-5757238